السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ایک ماہ کے وقفے سے تین طلاقیں دیں بعد میں اسے پتہ چلا کہ طلاق اول چونکہ ایام حیض میں دی گئی تھی۔ واقع نہیں ہوئی اور وہ رجوع کا حق مع طلاق ثالث بجا طور پر رکھتا ہے؟ اور اس رجوع میں نکاح جدید کی ضرورت ہے یا نہیں؟ تیسری طلاق 5/1/2002 کو دی تھی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری کتاب الطلاق ب اب اِذَا طُلِّقَتِ الحَائِضُ تُعْتَدُّ بِذٰلِکَ الطَّلَاقِ میں ہے: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لِیُرَاجِعْهَا قُلْتُ: اَتُحْتَسَبُ۔ قَالَ: فَمَہ۔)) ایک روایت میں ہے: ((قَالَ: أَرَأَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ))[اسے رجوع کرنا چاہیے۔ (انس نے بیان کیا کہ) میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ انہوں نے کہا کہ چپ رہ کیا سمجھی جائے گی اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا تو کیا سمجھتا ہے اگر کوئی کسی فرض کے ادا کرنے سے عاجز بن جائے یا احمق ہوجائے۔] اسی باب میں ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((حُسِبَتْ عَلَیَّ بِتَطْلِیْقَةٍ)) [یہ طلاق جو میں نے حیض میں دی تھی مجھ پر شمار کی گئی۔] رہی روایت: ''وَلَمْ یَرَهَا شَیْئًا'' تو بتقدیر صحت اس کا معنی ہوگا: ((وَلَمْ یَرَهَا شَیْئًا یَمْنَعُ الطَّلَاقَ)) تاکہ دونوں روایتوں میں تطبیق ہوجائے تو پہلی طلاق در حیض بھی واقع ہوچکی ہے۔

توصورتِ مسئولہ میں تینوں طلاقیں واقع ہوچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ} الآیة۔ نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا اَنْ یَّتَرَاجَعَا اِنْ ظَنَّا اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ} الآیة۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ اور فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ دونوں آیتیں عام اور مطلق ہیں۔ درمیان میں رجوع اور عدم رجوع والی دونوں صورتوں کو متناول وشامل ہیں۔ ان آیتوں کو پہلی صورت کے ساتھ خاص کرنے والی کوئی صحیح دلیل اس فقیر الی اللہ الغنی کی نظر سے نہیں گزری۔ واللہ اعلم۔ ۱۸ ۶ ۱۴۲۳ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص476

محدث فتویٰ